دَارُ الإفتاء

سرکاری زمین پر پرانی مساجد کا شرعی حکم!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

۱۵ سال سے ایک زمین پر مسجد بنی ہوئی تھی، ۱۵ سال کے بعد زید نے اس کی مرمت کا ارادہ کیا اور وہ چاہتا ہے کہ اس میں باقاعدہ نمازِ جمعہ قائم کی جائے۔ لیکن ایک آدمی نے اس کو کہا کہ: یہ تو مسجد نہیں، یہ زمین ریلوے کی ملکیت ہے، ریلوے والوں نے مسجد کے لیے نہیں دی، لہٰذا آپ کی نماز اس مسجد میں نہیں ہوتی۔ اس پر زید نے تحقیق شروع کی، ریلوے افسروں سے بھی رابطہ ہوا، وہ کہتے ہیں کہ: یہ زمین ریلوے کی ہے، کسی کو کسی تعمیر وغیرہ کی اجازت نہیں ہوگی اور نہ یہ زمین مسجد کے لیے وقف ہوئی۔

واضح رہے کہ حقیقت بھی یہی ہے کہ یہ زمین ریلوے کی ملکیت ہے، لیکن ۱۵ سال سے حکومت نے اس مسجد کے بارے میں نہ پہلے کچھ کہا اور نہ اب کہتے ہیں اور اس مسجد کے قریب جو تعمیرات تھیں وہ ساری حکومت نے مسمار کردیں، مگر اس مسجد کو چھوڑ دیا۔ یہ مسجد کوئٹہ کی مرکزی ہسپتال (بی ایم سی) کے سامنے عمومی سڑک پر ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ حکومت کا مسجد کو چھوڑ دینا دلالۃً اجازت نہیں؟ اور اگر یہ اجازت نہیں تو اَب سرکاری اداروں میں سے کونسے ادارہ سے اجازت لینا شرعاً درست ہے؟ بالفرض اگر اس ادارہ نے اجازت نہیں دی تو پھر یہ مسجد' شرعی مسجد ہے یا نہیں؟ اور اگر نہیں تو ہماری سابقہ اور آئندہ نمازوں کا کیا حکم ہے؟

مستفتی:	محمد ابراہیم	**فتویٰ نمبر:**	۸۷۴۸
تاریخ آمد:	۱۰-۱۱-۱۴۳۷ھ	**تاریخ واپسی:**	۲۶-۱۱-۱۴۳۷ھ

الجواب ومنه الصدق والصواب

صورتِ مسئولہ میں مذکورہ مسجد شرعی مسجد ہے اور اس کا مسجد ہونا چند وجوہ سے ظاہر ہے:

۱:......۱۵ سال سے اس مسجد کے قیام پر حکومت کا کوئی اعتراض نہ کرنا۔

۲:......مسجد کے قریب تعمیرات منہدم کر کے مسجد کو چھوڑنا۔

۳:......ایک مرتبہ مسجد بننے کے بعد اب ہمیشہ کے لیے وہ مسجد رہے گی اور کسی کو اس کے توڑنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

البتہ مذکورہ مسجد میں مزید توسیع کے لیے متعلقہ محکمہ کی اجازت ضروری ہے، ان کی اجازت کے بغیر مزید توسیع درست نہیں۔ البحر الرائق میں ہے:

’’أشار بإطلاق قوله ويأذن للناس في الصلاة أنه لايشترط أن يقول: أذنت فيه بالصلاة جماعة أبدًا ، بل الإطلاق كاف ...... وقد رأينا ببخارٰى وغيرها فى دور وسكك فى أزقة غير نافذة من غير شك الأئمة والعوام فى كونها مساجد ...... بنى فى فنائه فى الرُّستاق دكانا لأجل الصلاة يصلون فيه بجماعة كل وقت ، فله حكم المسجد ...... الخ۔‘‘

(البحر الرائق، کتاب الوقف، فصل فی احکام المساجد، ج:۵، ص:۲۴۱-۲۵۰، ط: رشیدیہ)

فتاویٰ شامی میں ہے:

’’(ولو خرب ما حوله واستغنى عنه يبقى مسجدا عند الإمام والثانى) أبدا إلٰى قيام الساعة (وبه يفتى) حاوي القدسي۔‘‘

(فتاویٰ شامی، کتاب الوقف، مطلب فی وجوب المسجد او غیرہ، ج:۴، ص:۳۵۸، ط: سعید)

۲:-’’وإن بنى للمسلمين كمسجد ونحوه ... لاينقض۔‘‘ (فتاویٰ شامی، ج:۶، ص:۵۹۳، ط: سعید)

فقط واللہ اعلم بالصواب

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد انعام الحق	شعیب عالم	شیر غنی
		متخصصِ فقہِ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۶-۱۱-۱۴۳۷ھ

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ .....